

## 72210- کرنی ایک چین کا روپار

### سوال

میں کرنی ایک چین (FOREXMarket) میں سرمایہ کاری کے متعلق معلومات تلاش کر رہا ہوں، جیسا کہ ان ایام میں کچھ حالت ہی ایسی ہے کہ لوگوں میں یہ بات پھیل چکی ہے اور لوگ نفع حاصل کرنے کی خاطر یورو کی خریداری میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں، ایک سمجھنے اور دلال ہر وقت مجھ سے رابطہ کرتا ہے کہ میں امریکی ڈالر اور یورو میں سرمایہ کاری کروں، تو کیا کرنی کی تجارت کرنی جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

کرنی کی تجارت کرنی جائز ہے لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ مجلس عقد میں ہی کرنی اپنے قبضہ میں کرنا ہوگی، تو اس طرح یورو ڈالر کے ساتھ فروخت اس شرط پر ہو سکتا ہے جب ایک دوسرے کو کرنی اسی مجلس میں ہی ایک دوسرے کے سپرد کر دی جائے۔

لیکن اگر کرنی ایک ہی ملک کی بومثلاً ایک ڈالر کو دو ڈالر کے بدلے فروخت کیا جائے تو یہ جائز نہیں کیونکہ یہ ربا الفضل (زیادہ سود) کی قسم میں شامل ہوتا ہے، اس لیے جب کرنی ایک ہو تو پھر مجلس میں میں ہی قبضہ میں لینا اور برابر ہونا شرط ہے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عبدالله بن صالح رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سونا سونے کے بدلے، اور چاندی چاندی کے بدلے، اور گندم گندم کے بدلے، اور ججو کے بدلے، اور کھجور کھجور کے بدلے، اور نک نک کے بدلے ایک دوسرے کی مثل اور برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ نقد ہو، اور جب یہ اصناف مختلف ہو جائیں تو پھر جب نقد اور ہاتھوں ہاتھوں ہو تو تم جس طرح چاہو فروخت کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1587).

اور شیع ابن باز رحمہ اللہ کے فتاویٰ جات میں درج ہے:

کرنی کی خرید و فروخت اس شرط پر جائز ہے کہ مجلس میں قبضہ کیا جائے اور ہاتھوں ہاتھ اور نقد ہو، مثلاً یہی کرنی کے بدلے میں ڈالر نقد اور ہاتھوں ہاتھوں خریدے جائیں، اور یہی کرنی دینے والا ڈالر اور ڈالر فروخت کرنے والا یہی کرنی اسی مجلس میں اپنی قبضہ میں کر لے، یا مصری کرنی یا انگریزی کرنی یا کسی اور کرنی کے بدلے ہاتھوں ہاتھ خریدے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر ادھار ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا، اور اسی طرح اگر مجلس عقد میں کرنی اپنے قبضہ میں کی جائے تو بھی جائز نہیں، کیونکہ وہ حالت بن جائیگی جو بیان کی گئی ہے جو کہ سودی لین دین کی ایک قسم ہے، اس لیے جب کرنی مختلف ہو تو مجلس ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے سے لیکر اپنے قبضہ میں کرنا ضروری ہے۔

لیکن اگر کرنی ایک ہی قسم کی ہو تو اس میں دو شرطوں کا ہونا ضروری ہے:

کرنی برابر برابر ہو، اور اسی مجلس میں اپنے قبضہ میں کی جائے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"سونا سونے کے بدے، اور چاندی چاندی کے بدے، اور گندم گندم کے بدے، اور بجھوڑ بجھوڑ کے بدے، اور نک نک کے بدے ایک دوسرے کی مثل اور برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ نقد ہو، اور جب یہ اصناف مختلف ہو جائیں تو پھر جب نقد اور ہاتھوں ہاتھوں ہوتا ہے تو تم جس طرح چاہو فروخت کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1587)۔

اور سب کرنی کا حکم یہی ہے جو بیان کیا گیا ہے، اگر وہ کرنی مختلف مالک کی ہو تو اس میں تفاضل یعنی کہی اور زیادتی مجلس میں ہی قبضہ کرنے کے ساتھ جائز ہے، اور اگر ایک ہی قسم کی کرنی ہو مثلاً ڈارکے بدے ڈار، یادینار کے بدے یادینار کے بدے دینار تو اس میں ایک ہی مجلس میں قبضہ اور تماشی اور برابری ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے "انہی"۔

ویکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز (19/171-174)۔

واللہ اعلم۔